

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 17 مارچ 2021ء کو منعقد ہونے والے اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری و ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اینڈ بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 21ء کے امکانات

1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے کمیٹی کو جنوری 2020ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد اہم کلی معاشی اظہاریوں میں ہونے والی پیش رفتوں سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

2- حقیقی شعبے کا جائزہ لیتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ گذشتہ زری پالیسی اجلاس سے اب تک گاڑیوں، پٹرولیم مصنوعات، عارضی صارفی مصنوعات (ایف ایم سی جی) کی فروخت میں سال بسال پائیدار اضافے کے ساتھ ملکی طلب مضبوط رہی۔ وضاحت کی گئی کہ گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کی وجہ مندرجہ ذیل متعدد عوامل تھے: (i) پست شرح سود، (ii) بلند تر سیلاب زر، اور (iii) ٹریکٹروں کی خریداری پر سبسڈی کی فراہمی۔ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں ہونے والی تعمیراتی سرگرمیوں کے باعث سیمنٹ کی فروخت میں اضافہ مستحکم رہا۔ اسی طرح، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایف ایم سی جی کی فروخت میں حقیقی لحاظ سے 9.0 فیصد کے لگ بھگ نمو درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 3.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایف ایم سی جی کی فروخت کی نامیہ نمو میں نسبتاً سست روی کو کووڈ 19 کی دوسری لہر کے اثرات سے منسوب کیا جاسکتا ہے اور قبل ازیں لاک ڈاؤنز کے بعد ناآسودہ طلب کی وجہ سے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فروخت میں ہونے والے اضافے کے بعد طلب کے معمول پر آنے کا بھی پتا چلتا ہے۔ معاشی سرگرمی میں مجموعی بہتری کے مطابق، حالیہ مہینوں میں توانائی کی طلب میں بھی اضافہ ہوا۔

جنوری اور فروری 2021ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں تقریباً 15 فیصد کا مضبوط اضافہ ہوا۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ جنوری 2021ء میں، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے کے تقریباً دو تہائی میں ٹرانسپورٹ کے شعبے نے حصہ لیا، جس اقتصادی سرگرمی کی رفتار کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسی طرح، جنوری اور فروری 2021ء کے مہینے میں بھی بجلی کی پیداوار میں نمو مثبت رہی۔

3- سپلائی کے حوالے سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے غور کیا گیا کہ پنجاب اور سندھ کی بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) کی صنعتوں میں اکتوبر 2020ء کے بعد روزگار کی صورت حال آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی تھی، جبکہ نومبر اور دسمبر 2020ء کے مہینوں میں یہ نمو مثبت ہو گئی۔ ٹیکسٹائل اور کچھ نان ٹیکسٹائل شعبوں میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی روزگاری سال 19ء اور مالی سال 20ء کی سطح تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، اس امر پر بھی غور کیا گیا کہ دسمبر 2020ء اور جنوری 2021ء کے مہینوں میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں نمو مستحکم رہی۔ خاص طور پر، جنوری 2021ء کے دوران پندرہ میں سے نو ذیلی شعبوں نے سال بسال نمو میں حصہ لیا، جس میں ٹیکسٹائل، گاڑیوں، غذا اور سیمنٹ کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی مجموعی پیداوار کا حجم مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء کے اسی مدت کے دوران مشاہدہ کی گئی سطح سے بڑھ گیا۔ بعد ازاں، ایم پی سی نے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے کچھ اہم شعبوں، جیسے سوت، کپڑا، کھاد، سیمنٹ، پیٹرولیم مصنوعات اور گاڑیوں میں استعداد کے استعمال پر تبادلہ خیال کیا۔ واضح رہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی مجموعی پیداوار میں ان شعبوں کا حصہ 56.7 فیصد ہے۔ مزید یہ بھی بتایا گیا کہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپڑے، سوت، سیمنٹ اور کھاد میں استعداد کار سے استفادہ مالی سال 16ء تا مالی سال 18ء کے بلند نمو والے برسوں کے دوران دیکھے گئے استعداد کار کے اوسط استفادے کی سطح سے بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات اور گاڑیوں کے شعبے میں استعداد کار سے استفادے میں بھی بہتری آئی ہے، تاہم یہ مالی سال 16ء تا 18ء کی اسی مدت کی اوسط سے کم ہے۔ اس امر پر بھی غور کیا گیا کہ گاڑیوں کے زمرے میں، صرف 2/3 پہیہ گاڑیوں کی استعداد کار سے استفادے نے مالی سال 16ء تا مالی سال 18ء کی اوسط سے تجاوز کیا، جبکہ دوران مدت دیگر تمام زمرے اپنی اوسط استعداد کار کے استعمال کی سطح سے خاصے نیچے کام کر رہے ہیں۔

4- یہ بتایا گیا کہ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں توسیع سے خدمت کے شعبے میں بھی سرگرمی بڑھی ہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ حالیہ مہینوں کے دوران نقل و حمل اور کمرشل گاڑیوں کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت مستحکم رہی۔ مزید برآں، فروری 2021ء کے اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے سے اگلے چھ مہینوں میں شعبہ خدمات کے لیے متوقع روزگار اور کاروباری سرگرمی میں بہتری کا امکان ظاہر ہوا۔

5- بعد ازاں، عملے نے حقیقی شعبے کے لیے نمو کے تخمینوں سے آگاہ کیا۔ صنعتی سرگرمیوں میں بہتری کی بنیاد پر، مارچ 2021ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے لیے نمو کے تخمینوں کو 2021ء میں لگائے گئے ابتدائی تخمینوں سے بڑھا دیا گیا۔ شعبہ خدمات پر متعدد اثرات کے ساتھ، مالی سال 21ء کے لیے جی ڈی پی کے تخمینوں کو بڑھا کر 2.0 تا 3.0 فیصد کی بالائی حد کے قریب کر دیا گیا ہے۔ تاہم، یہ تخمینے کافی حد تک کووڈ 19 کی ابھرتی ہوئی غیر یقینی صورت حال سے مشروط ہیں۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ اگر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان برقرار رہتا ہے تو مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی اور جی ڈی پی کے تخمینے میں لائن تخمینوں سے بڑھ سکتے

ہیں۔ تاہم، اگر گذشتہ برس کی طرح وسیع پیمانے پر لاک ڈاؤن لگایا جاتا ہے تو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور جی ڈی پی کی نمو کے تخمینے میں لائن سے نیچے آسکتے ہیں۔ یہ تخمینے مختلف خطرات سے مشروط تھے۔ مثبت پہلو یہ تھے: (i) اہم فصلوں میں توقع سے زیادہ اضافہ، اور (ii) کووڈ 19 سے بچاؤ کے لیے ویکسی نیشن کا آغاز جو اقتصادی اعتبار سے توقع سے زائد بہتری کا باعث بن سکتا ہے۔ دوسری طرف، منفی پہلوؤں کے خطرات میں یہ امور شامل ہیں (i): کووڈ 19 کی نئی لہر کا ابھرنا، جو وسیع پیمانے پر لاک ڈاؤن کا سبب بن سکتا ہے، اور (ii) توقع سے کہیں زیادہ شدید موسمی صورت حال۔

6- عالمی اقتصادی صورت حال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے عملے نے روشنی ڈالی کہ امکانات میں بہتری آئی ہے، تاہم وہ غیر یقینی صورت حال کا شکار ہیں۔ عالمی منڈیوں کے بلند تعدد والے اظہاریوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ بلومبرگ گلوبل مینوفیکچرنگ پرچیزنگ انڈیکس، ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں دونوں کے لیے بہتر ہوا ہے۔ تاہم، ابھرتے ہوئے ممالک کے لیے، ملک سے مخصوص عوامل کی وجہ سے بہت زیادہ تغیر پایا جاتا ہے، جس سے ناہموار معاشی بحالی کا پتا چلتا ہے۔ ویکسی نیشن کے زیادہ موثر پروگراموں والے ممالک میں کاروباری احساسات میں بہتری درج کی گئی ہے نسبت ان ممالک کے جہاں ویکسین کی مہم سست ہے۔ نیز، جیسا کہ شکاگو بورڈ آف اپشنز ایکسچینج (سی او بی ای) کے تغیر پذیری کے اشاریے (VIX) میں اہم اسٹاک مارکیٹوں میں مستقبل کی قیمتوں کے رجحانات کے بارے میں غور کیا گیا، کووڈ سے پہلے کی مدت کے مقابلے میں بین الاقوامی منڈی میں مجموعی تغیر پذیری نسبتاً بلند رہی۔ مزید برآں، عملے نے واضح کیا کہ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے، عالمی معیشت میں اجناس کا بلومبرگ کمپوزٹ ماہانہ انڈیکس مثبت ہو گیا ہے، جسے مجموعی طور پر مثبت کاروباری احساسات اور ان کے باعث تمام اقسام کی بین الاقوامی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔

7- جنوری 2021ء کے دوران، ملک کے جاری اور مالی کھاتے دونوں کے خسارے محدود رہے۔ جاری کھاتے کے توازن (سی اے بی) میں مالی سال 21ء جولائی تا جنوری کے دوران 0.9 ارب روپے کا فاضل درج کیا گیا، جسے حالیہ مہینوں میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں مسلسل اضافے اور برآمدات میں معتدل نمو سے تقویت ملی۔ مزید برآں، آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 21ء کے پہلے سات مہینوں کے دوران خالص مالی بہاؤ کمزور رہا، جس میں 311 ملین ڈالر کا خالص اخراج درج کیا گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 7.0 ارب ڈالر کی خالص آمدنی ہوئی تھی۔ رقوم کے اس خالص اخراج کی وجہ بنیادی طور پر سرکاری قرضوں کی بلند واپسی تھی۔ مزید، عملے نے بتایا کہ مالی سال 21ء کے پہلے آٹھ مہینوں کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 1.3 ارب ڈالر رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ 1.9 ارب ڈالر تھی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی بیشتر رقوم توانائی اور مالی کاروباری شعبوں میں ملیں۔ آخر میں، یہ غور کیا گیا کہ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) میں جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران مجموعی بنیادوں پر 0.39 ارب ڈالر کا اخراج درج کیا گیا، تاہم، دسمبر تا فروری مالی سال 21ء کے دوران کچھ آمدنی درج کی گئی۔

8- مزید، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ کارکنوں کی ترسیلات زر 2020ء کے بعد سے ہر ماہ 2.0 ارب ڈالر سے تجاوز کر رہی ہیں۔ تاہم، ان ترسیلات کا دوام غیر یقینی ہے کیونکہ کچھ ہمسر ممالک میں ہونے والا اضافہ معتدل ہو رہا ہے۔ تاہم، دوسری طرف، اکتوبر 2020ء کے بعد سے بیرون ملک منتقل ہونے والے رجسٹرڈ کارکنوں میں مستقل اضافہ ایک مثبت اظہار یہ ہے۔ لہذا، مالی سال 21ء کے لیے ترسیلات کا 26.5

تا 27.5 ارب ڈالر کی حد میں رہنے کا امکان ہے۔ سفری پابندیوں کے خاتمے کے نتیجے میں ترسیلات میں بلند غیر رسمی نقل و حرکت اور ملکی معیشت کی ممکنہ بلند نمو کے بعد خانہ دانی معاونت کے لیے ترسیلات زر میں کمی اس تخمینے کے منفی پہلوؤں میں شامل ہے۔

9- مزید بحث کرتے ہوئے عملے نے آگاہ کیا کہ مالی سال 21ء جولائی تا فروری کے دوران، پی بی ایس ڈیٹا کے مطابق برآمدات میں 4.4 فیصد اضافہ درج کیا گیا، جس میں زیادہ تر بلند قدر اضافی (ایچ وی اے) کی حامل ٹیکسٹائل کارفرما رہیں۔ بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کا برآمدی حجم اب اپنی وبائی مرض سے قبل کی سطح سے زائد ہے۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ نہ صرف بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمدات کے حجم میں اضافہ ہوا ہے بلکہ برآمدی قیمتیں بھی سازگار رہی ہیں۔ مزید، عملے نے آگاہ کیا کہ جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران درآمدات میں اضافے کا ایک بڑا حصہ یک بارگی تھا، جیسے ملکی پیداوار میں قلت کی وجہ سے گندم، چینی اور خام کپاس کی بیشتر مقدار کی درآمد۔ اس کے نتیجے میں، جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران درآمدی نمو 7.8 فیصد ہو گئی۔ تاہم، اگر یک بارگی درآمدات شمار نہ کی جائیں تو، مالی سال 21ء کے پہلے آٹھ مہینوں کے دوران درآمدی نمو کم ہو کر تقریباً 3.0 فیصد رہ جاتی ہے۔

10- بعد ازاں، کمیٹی کو مالی سال 21ء کے لیے بیرونی شعبے تخمینوں سے آگاہ کیا گیا۔ بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمدات کے بہتر امکانات کے پیش نظر، برآمدات کے لیے تخمینے کو اس کی سابقہ سطح سے قدرے بڑھادیا گیا تھا، جبکہ جنوری 2021ء کے گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے 4.0 تا 6.0 فیصد کے تخمینے کی حد میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے، گندم اور چینی کی مسلسل توقع سے زائد درآمد اور ملکی معاشی سرگرمی میں بہتری کی وجہ سے درآمدات میں اضافے کا تخمینہ بھی بڑھادیا گیا ہے۔ ان پیش رفتوں کی بنیاد پر، توقع ہے کہ مالی سال 21ء میں درآمدات کی نمو 11 تا 13 فیصد رہے گی۔ عملے نے آگاہ کیا کہ مالی سال 21ء کے لیے جاری کھاتے کے توازن (سی اے بی) کی پیش گوئی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی، اور توقع ہے کہ وہ جی ڈی پی کے 1.0 فیصد سے بھی کم رہے گا۔ تاہم، توقع ہے کہ سرکاری آمدنی اور یورو بانڈز کے متوقع اجراء سے مالی کھاتے کے توازن کو فائدہ ہو گا۔ اگر مالی اکاؤنٹ میں متوقع بہتری عمل میں آجائے تو، توقع ہے کہ مالی سال 21ء کے اختتام تک زرمبادلہ کے ذخائر تین مہینوں کی درآمدی کوریج کے لگ بھگ ہو جائیں گے۔ وضاحت کی گئی کہ خالص بین الاقوامی ذخائر (این آئی آر) کی صورت حال میں بہتری آرہی ہے، جو مالی ذخائر کی صحت کا اندازہ لگانے کے لیے بہتر انڈیکس ہے کیونکہ اس میں واجبات منہا کر دیے جاتے ہیں۔ کمیٹی نے غور کیا کہ وبائی بیماری کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر کی صورت حال میں بہتری آئی ہے اور جون 2019ء کے بعد سے این آئی آر میں 9.0 ارب ڈالر سے زائد اضافہ ہوا ہے۔

11- مالیاتی پیش رفتوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں مالی خسارہ جی ڈی پی کے 0.3 فیصد سے کم رہا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں جی ڈی پی کے بنیادی توازن میں 0.2 فیصد اضافہ ہو گیا۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ جولائی تا دسمبر مالی سال 21ء کے دوران پست دفاعی اور ترقیاتی اخراجات نیز گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں آخری تین مہینوں کے دوران پست سودی ادائیگیاں بھی تھیں۔ مجموعی طور پر، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس محاصل کے ہدفی سطح پر آنے اور غیر ٹیکس محاصل کی بھی مضبوط شراکت سے محاصل میں 7.4 فیصد نمو ہوئی۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 21ء کے دوران مالی خسارہ جی ڈی پی کے 2.5 فیصد رہا جو گذشتہ برس کے مقابلے کے مقابلے میں قدرے زیادہ ہے۔ بہر حال، بنیادی توازن میں 337 ارب روپے (جی ڈی پی کے 0.7 فیصد) کا فاضل درج کیا گیا، جو مالی سال

20ء کی اسی مدت کے مقابلے میں 50.8 ارب روپے زیادہ ہے۔ منظر نامہ پیش کرتے ہوئے، بتایا گیا کہ مالی سال 21ء کے لیے مالیاتی خسارے کا جی ڈی پی کے 6.0 سے 7.0 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو رواں سال کے بجٹ کے مطابق ہے اور جنوری 2021ء کے اجلاس کے تخمینے میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ توقع سے کم معاشی سرگرمی، کووڈ-19 ویکسین کی خریداری کے لیے ادائیگیوں، تیل کی قیمتوں میں اضافے جو پٹرولیم لیوی کے پست محاصل پر منتج ہو سکتی ہے اور گردشی قرضے کے واجبات کی جزوی ادائیگی مالیاتی خسارے کے تخمینے کے منفی پہلوؤں میں شامل ہے۔ دوسری طرف، غیر ادا شدہ گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کی بازیابی سے مالیاتی خسارے کو ممکنہ طور پر جی ڈی پی کے تقریباً 0.2 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

12- زری مجموعوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ 05 مارچ 2021ء تک زرو وسیع (ایم 2) میں سال بسال بنیاد پر 16.7 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی سال 20ء کے اختتام پر یہ 17.5 فیصد تھا۔ یہ غور کیا گیا کہ نومبر 2020ء تک، ایم 2 میں اضافے کی بڑی وجہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں بہتری تھی، لیکن پچھلے تین مہینوں کے دوران، خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) کا حصہ این ایف اے سے بڑھ گیا ہے۔ بینکاری نظام کے این ڈی اے میں اضافے کی بنیادی وجہ نجی شعبے کے قرضے (پی ایس سی) میں تیزی سے اضافے کے ساتھ ساتھ بینکاری نظام سے خالص میزانیہ قرض گیری کو بھی قرار دیا گیا ہے۔

13- مزید برآں، عملے نے آگاہ کیا کہ جنوری 2021ء میں کمی کے بعد، فروری 2021ء سے پی ایس سی میں توسیع کا رجحان دوبارہ شروع ہو گیا۔ جنوری میں ہونے والی اس تخفیف کی وجہ جاری سرمائے کے قرضوں کی موسمی واپسی تھی۔ تاہم، معین سرمایہ کاری قرضوں اور صارفنی مالکاری میں نمو جاری رہی۔

14- آگاہ کیا گیا کہ پی ایس سی کی رفتار میں مزید اضافے کی توقع ہے جو مالی سال 21ء کے لیے 7.0 تا 9.0 فیصد کی حد میں بڑھے گی۔ اس تخمینے کو ٹرف کے تحت ادائیگی کی توقعات اور خام مال کی قیمتوں میں اضافے سے تقویت ملی ہے، جو قرضے کی نمو کو مزید متحرک کر سکتی ہیں۔ تاہم، اس تخمینے کو کچھ خطرات بھی لاحق ہیں، جیسے کووڈ 19 وبائی مرض میں حالیہ اضافے کے باعث ہونے والے لاک ڈاؤن کی وجہ سے معاشی سرگرمی میں سست روی۔ مالی سال 22ء کے ابتدائی جائزے پر گفتگو کرتے ہوئے، روشنی ڈالی گئی کہ پی ایس سی کی نمو میں ان امور سے مشروط تیزی متوقع ہے: (i) آئندہ سرکاری بجٹ، (ii) جدولی بینکوں سے حکو متی قرض گیری کی سطح، اور (iii) کووڈ 19 سے متعلق پیش رفتیں۔ آخر میں، ایم پی سی نے غور کیا کہ مالی سال 21ء کے لیے ایم 2 کی نمو 13 تا 15 فیصد کی حد میں رہنے کا امکان ہے۔

15- بعد ازاں، عملے نے مہنگائی کے حوالے سے حالیہ پیش رفتوں پر روشنی ڈالی۔ سال بسال بنیاد پر، قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی جنوری 2021ء کے 5.7 فیصد سے بڑھ کر فروری 2021ء میں 8.7 فیصد ہو گئی۔ اس 3 فیصدی درجے اضافے میں سے، تقریباً نصف بجلی کے چارجز اور چینی اور گندم کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ یہ غور کیا گیا کہ سال بسال مہنگائی پر بجلی کے ٹیرف میں اضافے کا اثر ایک سال تک برقرار رہے گا۔ مزید برآں، عملے نے آگاہ کیا کہ موسم سرما کے اختتام کے بعد اور اپریل تا مئی 2021ء میں رمضان المبارک کے بعد جلد خراب ہو جانے کے نتیجے تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کی وجہ سے، مالی سال 21ء کے باقی مہینوں میں غذائی مہنگائی پر

مزید دباؤ ظاہر ہو سکتا ہے۔ تاہم، یہ غور کیا گیا کہ قوزی مہنگائی اب بھی معتدل سطح پر ہے، جبکہ مالی سال 21ء کے لیے بلند نمو کی پیش گوئی کے باوجود بھی پیداواری خلا کے منفی رہنے کا ہے۔ رسد کے لحاظ سے عوامل پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، روشنی ڈالی گئی کہ لاک ڈاؤن کے خاتمے کے بعد ہول تھوک قیمت کے اشاریے (ڈبلیو پی آئی) اور ایس اینڈ پی گلوبل انڈیکس میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس سے مہنگائی پر کچھ اضافے کے دباؤ کا پتا چلتا ہے۔

16- ان پیش رفتوں کی بنیاد پر، عملے نے بتایا کہ مالی سال 21ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے کو بڑھا کر، گذشتہ پیش گوئی کی بالائی حد 7.0 سے 9.0 فیصد کے قریب کر دیا گیا ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ تخمینے میں یہ اضافی ترمیم مفروضوں میں تبدیلیوں پر مبنی ہے، جس میں بجلی کے نرخوں میں اضافے، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی مضبوط نمو شامل ہیں۔ ان تخمینوں کے منفی خطرات میں کووڈ 19 کی تیسری لہر کی وجہ سے طلب میں سست روی، ضروری غذائی اشیاء پر دی جانے والی سبسڈی اور گندم کی مزید درآمد شامل ہیں۔ مثبت خطرات میں گندم کے آٹے کی قیمتوں میں اضافہ اور گھر کے کرایوں میں غیر متوقع اضافہ اور دیگر خدمات کی لاگت شامل ہے۔

17- پریزنٹیشن کے اختتام پر، عملے نے جی ڈی پی کی پست شرح نمو اور تیل کی بلند قیمتوں کے مفروضات کے حوالے سے متبادل منظر ناموں پر مبنی مہنگائی کے تخمینے پیش کیے۔ اس کے بعد کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ کے لیے ان کے ممکنہ مضمرات پر غور و خوض کیا۔

مالی بازار اور انتظام ذخائر

18- زرعی پالیسی کے نفاذ پر کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ شبینہ بین البینک ریپورٹ 7.0 فیصد کے پالیسی ٹارگٹ ریٹ کے مقابلے میں اوسطاً 6.94 فیصد کے آس پاس رہا۔ 25 جنوری تا 16 مارچ، 2021ء کے دوران کھلے بازار کے سودوں (او ایم او) کے ذریعے روزانہ اوسط بقایا خالص اداخال بڑھ کر 1.2 ٹریلین روپے ہو گیا جبکہ 24 نومبر تا 24 جنوری کے دوران 885 ارب روپے تھا۔ یہ غور کیا گیا کہ اس سے قبل، مختلف نوامکاری اسکیموں اور اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے سے مارکیٹ میں سیالیت میں اضافہ ہو رہا تھا تاہم گذشتہ دو ماہ کے دوران مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کو سیالیت کا اداخال کرنا پڑا۔

19- نیز، یہ بھی غور کیا گیا کہ زرعی صورت حال میں سختی آئی ہے اور ثانوی بازار کے تمام میعادوں کے بلز اور بانڈز کی یافتیں بڑھ گئی ہیں۔

20- گذشتہ زرعی پالیسی اجلاس کے بعد سے طویل مدتی تمسکات میں بتدریج بلند یافتوں کے ساتھ شراکت میں بہتری آئی۔ فروری اور مارچ 2021ء کی پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ (پی آئی بی) کی حالیہ نیلامی میں، پیش کردہ رقم ہدف سے بلند رہی اور بیشتر پیش کشیں 5 سالہ بانڈز میں آئیں۔ حکومت نے پیش کردہ بیشتر رقم 3 سالہ مدت کے لیے قبول کیں۔

21- مزید یہ بھی بتایا گیا کہ بیرونی شعبے کے مجموعی حالات میں بہتری آئی ہے اور جنوری 2021ء کے گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اضافہ ہونے سے یہ 156 روپے فی ڈالر کے لگ بھگ رہا ہے۔ اس بات کی نشان دہی کی گئی کہ روپے کی قدر میں اضافہ عموماً زری سختی کے حالات کا پتا دیتا ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

22- عملے نے کمیٹی کو کچھ اہم مفروضوں سے آگاہ کیا جن کی تازہ ترین سمولیشنز کے لیے نظر ثانی کی گئی ہے، ان میں شامل ہیں: (i) شرح مبادلہ، (ii) تیل کی بین الاقوامی قیمتیں، (iii) مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء کے مالاتی خسارے، (iv) بجلی کی قیمتوں میں ردوبدل، اور (v) امریکی معیشت کے تخمینے اور امریکی مالیاتی محرک کا اثر۔

23- بعد ازاں، عملے نے ایم پی سی کو آگاہ کیا کہ مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئی میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے، جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) گذشتہ ایم پی سی کے بعد سے بجلی کے نرخوں میں کیے جانے والے اضافے کا بوجھ۔ (ii) تیل کی بلند قیمتیں، اور (iii) نمو کی نسبتاً بلند پیش گوئی۔ مالیاتی سیکائی کو شامل کرنے اور ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس میں غور کی گئی قدرے مضبوط شرح مبادلہ کی راہ کے باوجود، مذکورہ بالا عوامل بالخصوص اگلی چار سہ ماہیوں تک کے لیے مہنگائی کے تخمینوں میں اضافے کا سبب بنے۔ نتیجتاً، یہ غور کیا گیا کہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایف پی اے ایس ماڈل پالیسی ریٹ میں معتدل اضافے کی تجویز پیش کر رہا تھا۔ کمیٹی نے وسط مدت کے دوران مہنگائی 5.0 تا 7.0 کی حد میں لانے کے لیے ماڈل کے تجویز کردہ ہدف اور اس کے مطابق شرح سود کی راہ سے متعلق وسط مدتی پیش گوئی کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا۔ تاہم، یہ غور کیا گیا کہ ایف پی اے ایس ماڈل کی مجوزہ شرح سود نے مہنگائی پر رسد اور طلب کے دھچکے میں فرق نہیں کیا۔

24- آخر میں، عملے نے متبادل منظر نامے پیش کیے؛ (i) کورونا وائرس کی جاری تیسری لہر کے اقتصادی نمو پر ممکنہ مضبوط مضر اثرات اور پاکستان میں کورونا وائرس ویکسین کی سست روگردش کی مد نظر رکھتے ہوئے جی ڈی پی کی پست شرح نمو؛ اور (ii) مالی سال 22ء میں تیل کی بین الاقوامی قیمتوں کا دھچکا۔ تیسری لہر کی وجہ سے معاشی نمو کے سلسلے میں غیر یقینی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے، ماڈل نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کی تجویز دی؛ تاہم، مالی سال 22ء میں تیل کی قیمت کے دھچکے کی صورت میں، اس نے پالیسی ریٹ میں اضافے کا عندیہ دیا تاکہ عمومی مہنگائی کو وسط مدتی ہدف تک واپس لایا جاسکے۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زری پالیسی کے حوالے سے نتائج

25- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) کی آخری لہر کا انعقاد مارچ 2021ء میں کیا گیا تھا۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ گذشتہ چار مہینوں میں کچھ بہتری کے باوجود، اعتماد صارف اشاریہ (سی سی آئی) گذشتہ دو سال کے مقابلے میں کم رہا ہے۔ اس کے

برعکس، کاروباری اعتماد کا اشاریہ (بی سی آئی) گزشتہ چار لہروں کے دوران مسلسل بہتر ہو رہا ہے۔ تازہ ترین بی سی آئی اس کی اوسط قدر سے نمایاں طور پر بلند ہے۔

26- یہ بھی بتایا گیا کہ پرچیزنگ مینجرز انڈیکس (پی ایم آئی) میں بھی بہتری آئی ہے۔ بی سی آئی اور پی ایم آئی دونوں میں اضافہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کاروباری ادارے گزشتہ 6 تا 8 مہینوں سے بہت پر امید ہیں۔ سروے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ تازہ ترین لہروں کے دوران صارفین کی مہنگائی کی توقعات اور کاروباری مہنگائی کی توقعات دونوں میں اضافہ ہوا ہے۔

27- عملے نے پھر زری پالیسی کمیٹی کو "دیگر فورکاسٹرز سروے" کے نتائج سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 21ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نموبلند ترین امکانات کے ساتھ 2.0 تا 3.0 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح، دیگر فورکاسٹرز کے مطابق مالی سال 21ء میں اوسط مہنگائی 9.0 تا 10.0 فیصد کی حد میں رہنے کا زیادہ امکان ہے۔ آخر میں، اس پر روشنی ڈالی گئی کہ بیشتر پیش گوئی کرنے والے اور ماہرین اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں کرتے ہیں۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

28- کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

29- پھر کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

فیصلہ:

- زری پالیسی بیان کسی تبدیلی کے بغیر 7.0 فیصد پر برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 19 مارچ 2021ء کی منظوری دی جاتی ہے۔